وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا

الحمد للہ والمنۃ کہ درا وان حمید و زمان سعید رسالہ شریفہ
و عجالہ منیفہ مشتمل بر تجوید و قواعد آن مسمیٰ بہ

منازل الفرقان

من تصنیفات جناب نواب سید علیخان صاحب دام اقبالہ حاوی فضائل
و قاری کلام ایزد سبحان تلمیذ سعی سعید آئین قاری
سید کاظم حسین صاحب بلند درجہ

بمقام لکھنؤ محلہ [illegible] گنج در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی مطبوع شد

باسمه سبحانه

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة على محمد وآله الطاهرين
اما بعد این رسالہ منیفہ و مجالس شریفہ کہ تالیف نواب صاحب والا شان
عالی دودمان زبدة الاجلاء والاعیان جناب نواب مرزا میر علیخان صاحب
دام اقبالہم وضاعف اجلالہم نبیرہ نواب شجاع الدولہ عرش منزل است
اکثر مواضع آن بنظر قاصر گذشتہ بعنوان خوب و اسلوب مرغوب نوشتہ اند
نفعه الله بها وسائر المؤمنين من شيعة آل طٰه ويٰس و
جزاه الله افضل جزاء المحسنين بمحمد خاتم النبيين و
آله الطاهرين صلوات الله عليهم اجمعين وكتب
هذه الاحرف العبد المذنب الذي لا حظ له من الحسنات
ولا بضاعة له الا السيئات الراجي عفو ربه الرحيم الكريم محمد ابراهيم
بن العلامة ممتاز العلماء اعلى الله مقامه عصر يوم الخميس
الخامس والعشرين من شهر ربيع الثاني سنه اربع وتسعين
بعد الالف والمأتين من هجرة النبي صلى الله عليه
وعلى آله المصطفين

سید محمد ابراهیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس بیقیاس اوس ذات یکتا اور صانع بے ہمتا کو
سزاوار اور لایق کہ جسنے کل مخلوقات کو آلات اور ادوات
اپنی حمد کے لیے عطا فرماے لہٗ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ
بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اور ہزاران ہزار
نعت او منقبت اون دو گوہر دریای علم سرمدی و فرقدان
آسمان قدرت ایزدی کو کہ جنکے نور پاک سے تمام اشیا کو
عدم سے وجود مین لایا اور ارشاد فرمایا کہ لَوْلَاكَ لَمَا
خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اور فراوان درود اور سلام اونکی
آل اطہار کو کہ جو مرکز دائرۂ عالم اور اشرف انواع بنی آدم

و آخر مین بعد اسکے یہ ایک رسالہ ہے علم قرات مین مسمے
بہ تکمیل الفرقان کہ بندہ حقیر کثیر التقصیر علی بن محمد علی
نے غفر اللہ عنہما تالیف کیا تا اوسکے باقیات صالحات سے ہو
امید ناظرین سے یہہ ہے کہ جب اس رسالے سے فائدہ مند
ہوون تو اس مستغرق بحر عصیان کو وجوداً و عدماً بدعای خیر
و مغفرت یاد فرمائین و منہ اللہ التوفیق فانہ خیر رفیق
مشتمل ہے ایک مقدمہ اور بارہ منزل و خاتمہ پر مقدمہ
اون صنایع و بدایع کے بیان مین کہ جو حق جل و علا نے انسان
کے بدن مین بنائے اگر کوئی نظر باریک و عقل دوربین
و متین سے غور کرے تو جانے کہ خلقت انسانی بجائے
خود ایک عالم صغیر ہے موجب نص کریمہ سنریہم
آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم جو آفاق مین ہے
وہی بعینہ انفس مین بھی موجود اعضا و جوارح نفس ناطقہ
قوائے بدنی قلب خون گوشت پوست وغیرہ زبان سے
حق حقتعالی نے انسان کو کل مخلوقات سے اشرف کیا
بجہت عقل و نطق سعہ بنطق آدمی بہتر است از دواب
دواب از تو بہ گر نگوئی صواب + اور اس نطق کے لئے

آراستہ عطا فرمائے یعنی لب اور دہن اور کام اور زبان
اور حلق کہ جسکے وسیلے سے حروف اور الفاظ کلمہ کلام
حرکت سکون وغیرہ سانس اور دم لینے سے نکلتے ہین
اور یہہ سانس پہیپڑے سے پیدا ہوتی ہے اگر پہیپڑا
نہو تو یہہ سانس کبھی نہ آئے اور نہ جائے جیسے مچھلی
کہ اوسکے پہیپڑا خدا نے مصلحتًا پیدا ہی نہین کیا اور
یہہ ہی کہ جو یہہ پانی مین رہتی ہے اگر سانس لیتی تو پانی اوسکے
شکم مین جاتا اور موجب ہلاک کا ہوتا پس یہہ پہیپڑا مانند
دہونکنی کے ہے کہ ہوا وسمین بہرتی ہے اور سینہ کی راہ سے
مونہہ کے باہر آتی ہے اگر آواز سیدہی نکلے اور کسی جگہہ
نہ لگے تو کوئی حرف ظاہر نہو جیسے جانوران چرند اور پرند
کہ بعض کی زبان باریک اور نوکدار مانند خار کے ہے جیسے
طوطی مینا کبوتر چڑیا اور بعض کی زبان گندہ اور بہت موٹی
ہے کہ وہ اولٹ نہین سکتی جیسے ہاتی گہوڑا بیل بکری
اور اگر مخرج پر لگے تو اوس سے حروف صادر ہون ہی
مخرج اوس حرف کا ہے پس آٹھ جگہہ ہین کہ بوسیلہ یا
بےوسیلۂ زبان حروف وہان سے نکلتے ہین حلق کوا تالو

مسوڑے دانت ہونٹ ناک ڈاڑھہ اور حروف ابجد کے
بمذہب اصح اونتیس ۲۹ ہے چھہ دانتون سے چھہ حلق مین کوے
مین دو تالو مین تین مسوڑہون سے چھہ ڈاڑھہ مین ایک
ہونٹون مین چار ناک مین ایک جیسا آگے چل کے تقسیم
مخارج مین بیان ہوگا بعضے کہتے ہین کہ مخرج قاریون نے
بنالیے ہین اگر حرف حرف سے ممتاز ہوجاے تو جہان سے
چاہے نکالے اور پڑھے اور اپنے اس قول پر دلیل
لاتے ہین کہ حامل وحی کے کام و دہن نہ تھا اور حق تعالی
نے جو موسی علیہ السلام سے کلام کیا تو وہان کام و دہن
کب تھا او سکا جواب یہہ ہے کہ بحث مکلفین یعنی انسان
سے ہے نہ باری تعالی اور ملائکہ سے دوسرے یہہ کہ اللہ تعالی
قادر مطلق ہے جسطرح سے چاہے کلام کرے پتھر درخت
جانور آسمان زمین جسکو حکم فرماے وہ بدون اسکے کہ
زبان
کام و دہن رکھتا ہو بولنے لگے متکلم جو صفات باری سے
ہے وہ اسی معنی پر ہے کہ کلام کو جس شئی مین چاہے
پیدا کرے نہ یہہ کہ خود کلام کرے تاکہ احتیاج کام و دہن کی
لازم آئے اور ملائکہ کے بھی کام و دہن کا قطعا انکار کرنا

بغیر دلیل معقول نہین حالانکہ حدیث سے بھی اسکا ثبوت ہوتا ہے
کہ آسمان پر ایک فرشتہ ہوگا اوسکے ستر ہزار سر ہین اور ہر سر
مین ستر ہزار دہن اور ہر دہن مین ستر ہزار زبان اور ہر زبان سے
ستر ستر ہزار لغت مین تسبیح باریتعالی کی کرتا ہو اگر انسان سے
کوئی ایسی مثال لاتی کہ بغیر کام و دہن کو بولے تو ہم اوسکو مانتے
حق تعالی نے دنیا کو عالم اسباب مقرر فرمایا ہی ہر شی کے لئی
ایک سبب اور وسیلہ اوسکے حصول کا مقرر کیا ہی کہ جب وہ سبب
نہو تو مسبب بھی نہو جو مخرج کہ صانع نے جس حرف کی لئی پیدا
کیا نہین ہوسکتا کہ وہ اور دوسری مخرج سی نکلے پہلا حرف تاے
قرشت کو حلق سی تو کہدین یا سین اور صاد مہملتین کو ہونٹ سے
یا حرف عین کو کام بالا سی یہ کہنا ایسا ہی کہ کوئی کہے ہم ناک سے
کھانا کھاتی ہین یا کان سی دیکھ لیتی ہین ہان بعض علما نی تصریح
فرمائی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی حرف کے جوہر کو غیر مخرج سے
اوسکی نکالنی پر قادر ہو اور جوہر حرف ادا ہو جائی تو کافی ہوگا
اور اس تقدیر پر اخراج اوس حرف کا اوسکی لئی غیر مخرج ضرور نہوگا

منزل اول بیان مخارج حروف مین مخرج اوسکو کہتی ہین
جس جگہ سی حروف نکلتی ہین اور وہ بمذہب اصح سترہ ہین

اور حروف تہجا کے دل صحیح اونتیس ۲۹ اول ابتدای حلق ہی جانب
شش سے وہ مخرج ہائی مدورہ اور ہمزہ کا ہی دوسرا وسط
حلق وہ مخرج حائی مہملہ اور عین مہملہ کا ہے تیسرا انتہای حلق کے
بیچ وہ مخرج غین معجمہ اور خای منقوطہ کا ہی ان چہہ حرفون کو
حلقی کہتے ہین چوتہے اول بیچ زبان ہی اور جو کچہہ کہ برابر اوسکے
ہے حنک اعلا سی یعنی تالو سے اون کا وہ مخرج قاف کا ہے
اس حرف کو غلصمی کہتے ہین پانچوین پہر بیچ زبان ہی بعد مخرج
قاف کی تہوڑی فاصلے سی جو برابر اوسکی ہے کام بالا سی
وہ مخرج کاف کا ہی اسکو لکمدی کہتے ہین اور غلصمہ اول لہات
کو کہتے ہین جو حلق کیجانب ہی اور لکدہ آخر لہات کو کہتے ہین
جو بیجانب دہن ہی اور لہات وہ ٹکڑا گوشت کا ہی کہ بیچ زبان
سی بیجانب حلق آویزان ہی ہندی اوسکی کوا چہٹے میان
زبان ہی برابر اوسکے کام بالا سی وہ مخرج جیم اور شین معجمتین
اور یای غیر مدی کا ہی ان تین حرفونکو شجری کہتے ہین ساتوین
کنارہ زبان کا اوسکو حافہ کہتے ہین جانب راست یا جانب چپ
سے جو برابر اوسکی ہی اضراس سی وہ مخرج ضاد معجمہ کا ہی اس حرف
کو حافی کہتے ہین کہ حافہ کنارہ زبان ہی آٹہوین آخر کنارہ زبان

ہی برابر اوسکی بیچ دندانہای بالا سی وہ مخرج لام کا ہی نوین سر
زبان ہی پاس لام کی اوپر کے مسوڑہونکے برابر وہ مخرج نون کا ہے
دسوین سر زبان ہے بعد مخرج نون کے تہوڑے فاصلہ سے اوپر
مسوڑونکی برابر وہ مخرج راے مہملہ کا ہے ان تینون حرفونکو ذلقی
کہتے ہین اسواسطے کہ ذلق لغت مین تیزی اور سرے چیز کے ہے گیارہوین
پہر سر زبان ہے اوپر کے دانتونکی جڑ مین وہ مخرج طا اور دال مہملتین
اور تاے مثناۃ فوقانیہ کا ہے ان تینون حرفونکو نطعی کہتے ہین
اسواسطے کہ نطع سقف دہن اور شکن یعنی لکیرین کام بالا کی
ہین بارہوین پہر سر زبان ہے ساتھ سرے دندان پیشین بالا کے
وہ مخرج ظا اور ذال معجمتین اور ثاے مثلثہ کا ہے ان تینون حرفو
نکو لثوی کہتے ہین کہ لثہ دانتونکی جڑ کا گوشت ہے تیرہوین بیچ
سر زبان ہے ساتھ سر دندانہاے ثنایاے سفلی کے وہ مخرج صاد
اور سین مہملتین اور زاے معجمہ کا ہے ان کو اسلی کہتے ہین اسلہ
باریکی سر زبان ہے چودہوین سر دندانہاے پیش بالا ہے ساتھ شکم
لب پائین کی وہ مخرج فا کا ہے پندرہوین میان ہر دو لب کے وہ
مخرج باے موحدہ اور میم اور واو غیر مدی کا ہے انکو شفوی کہتے ہین
کہ شفہ لب ہے سولہوین فضاے دہن ہے وہ مخرج الف اور یا

قدمی اور پاے قدمی کا ہے انکو ہوائی کہتی ہین سترہوین خیشوم یعنی
سوراخ بینی ہے کہ غنہ وہان سی نکلتا ہے وہ مخرج نون اور میم کا ہے جو
حالت اخفائی یا غنہ یا ادغام باغنہ مین انکو اوسوقت مین غنوی
کہتی ہین منزل دوسری تقسیم دندان مین ہر انسان کو اللہ تعالی
نے بتیس دانت عطا کئے او نمین سی بارہ دانت اور بیس ڈاڑہین
چنانچہ چار دانت ثنایای علیا اور ثنایای سفلی کے جو اوپر نیچے
ہین اور چار رباعیات اور چار انیاب یعنی کچلیان اور بیس ڈاڑہین
یعنے اضراس جمع ضرس او نمین سی چار ضواحک ہین اور بارہ
طواحن کہ جنکو دندان آسیا بہی کہتی ہین اور غذا او نہین سے نرم
ہوتی ہے اور چار نواجد یعنی دندان عقل کہ بیس برس سے تیس برس
کے قریب تک نکلتے ہین منزل تیسری صفات حروف
مین علمانے فرمایا ہے کہ صفات حروف مستحسنات سی ہی اور واجب
اوسقدر ہے کہ ایک حرف دوسرے حرف سی ممتاز ہو پس ہر حرفکو
اوسکے صفات مقررہ سی نکالنا چاہیے کہ اچھی طرح اپنی مخرج
سی ادا ہو صفات مشہورہ دس ہین پانچ صفتین کی ضد ہمس ضد
جہر شدیدہ ضد رخوہ استعلا ضد استفال اطباق ضد انفتاح
انذلاق ضد اصمات ہمس کے معنی لغت مین آواز پست کے ہین

اور جہر آواز بلند ہونا شدت سختی رخوت نرمی استعلا طلب بلندی
استفال طلب پستی اطباق پہیلانا اور چہپانا انفتاح کہولنا
انذلاق طرف اور تیزی بہرجیز کی اصمات ثقل اور منع ہی اور
جو صفات کہ اضداد نہین رکہتے وہ چہہ ہین صفیر اور قلقلہ
تفشی انحراف استطالہ لین صفیر آواز طائر ہی یعنی ایسی آواز
کہ مشابہ بصوت طیور ہو قلقلہ جنبیدہ کرنا ہی تفشی پراگندہ
کرنا لین نرمی انحراف پہرجانا اپنی جگہہ سی استطالہ درازی
چاہنا ہی + صفیر کے تین حرف ہین صاد اور سین مہملتین اور
زاے معجمہ + قلقلہ کی پانچ حرف ہین قاف اور طا مہملہ اور
باے موحدہ اور جیم منقوطہ اور دال مہملہ + تفشی کا ایک حرف ہے
شین معجمہ لین کے دو حرف ہین واو ساکن ماقبل مفتوح اور یا
ساکن ماقبل مفتوح انحراف کے دو حرف ہین لام اور راے مہملہ
استطالہ کا ایک حرف ہی ضاد معجمہ قاعدہ آگاہ رہین کہ مخرج
کسی حرف کا جانین کہ کہان ہی تو اوس حرف کو ساکن کر کے قبل اوسکے
کوئی حرف متحرک لائین اور بعد جہان پہنچکے وہی اوس حرف
کا مخرج ہی مانند لب اور بد اور بن وغیرہ کی لیکن یہہ استحان
حروف مدہ مین نہوسکیگا جیسی لفظ یا اور قو اور قی کے

قاعدہ نون ساکن مکتوبہ اور نون تنوین ملفوظہ جب حروف ہجا
کی برابر آئیں تو وہ محکوم بچہار حکم ہوتی ہیں ادغام اظہار
اخفا قلب لیکن ادغام وہ نزدیک سے جیسے حروف کو کر وہ حروف
یرملون کی ہین مثال یای تحتانی کی نون ساکن اور نون تنوین سے جیسے
مَنْ یَّقُوْلُ اور لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ مثال رار مہملہ کی جیسے
مِنْ رَّبِّہِمْ رَّحِیْمٍ اور غَفُوْرًا رَّحِیْمًا مثال میم کی مِنْ
مَّالٍ اور صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ مثال لام کی مِنْ لَّدُنْہُ اور ہُدًی
لِّلْمُتَّقِیْنَ مثال واو کی مِنْ وَّرَآئِہِمْ اور جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ
مثال نون کی جیسے مِنْ نَّاصِرِیْنَ اور حِطَّۃٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ
سبب ادغام کا اس جگہہ قرب مخرج ہے لیکن اظہار میں وہ
نزدیک جیسے حروف حلق کی ہی اور وہ ہا ہوز اور ہمزہ اور حاحطی
اور عین مہملہ اور غین معجمہ اور خا منقوطہ ہو مثال ہمزہ کی جیسے
مِنْ اٰلِہٖ اور اِلٰہٌ اِلَّا اللّٰہُ مثال ہا ہوز مِنْ ہَادٍ
اور شَفَا جُرُفٍ ہَارٍ مثال عین مہملہ جیسے اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ
و غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ مثال حای حطی وَانْحَرْ اور عَلِیْمٌ
حَلِیْمٌ مثال خای منقوطہ وَالْمُنْخَنِقَۃُ اور یَوْمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ
مثال غین معجمہ فَسَیُنْغِضُوْنَ اور مَآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ سبب

اظہار کا بیان بُعد مخرج ہے اور ایک حرف کی نزدیک قلب ہے
بای موحدہ ہی جیسی مِنْۢ بَعْدِہٖ اَنْۢبَاَ اور مُحِیْطٌۢ بِالْکٰفِرِیْنَ
باقی پندرہ حرفونکے نزدیک اخفا ہو مثال اونکی [illegible]
طول کی جہت سی اختصار کیا اور جب میم ساکن حروف ہجاے
قریب آئے تو اوسکے تین حکم ہین اخفا اظہار ادغام لیکن اخفا
وہ نزدیک بای موحدہ کے ہے جیسی اَنْۢبِئْھُمْ بِاَسْمَآئِھِمْ
اور ادغام نزدیک میم کے جیسی یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ
بَابٍ اور اظہار نزدیک باقی حروف کی مگر واو اور فا مین
اظہار کرنا چاہئے مانند ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ اور عَلَیْھِمْ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ کی اسیطرح سو اور سب منزل جیسی با
وقوفات مین وقف وہ ہی کہ حرف آخر کلمہ کو ساکن کرکے قدر
دم لین اور ٹھہرین اسلئی کہ ایک دم مین ایک سورہ یا کم زیادہ
اوس سی پڑہنا مشکل ہے تو چاہئی کہ کلمہ موقوف علیہا پر وقف
کرے اور مابعد کو اوسکی بفراغت و اطمینان تمام شروع کرے پس وقف
چار ہین تام اور کافی اور حسن اور قبیح تام وہ ہی کہ جسکو مابعد
سی تعلق نہو نہ لفظًا اور نہ معنًا جیسی وقف مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
پر اور ابتدا اِیَّاکَ نَعْبُدُ سی اور وقف کرنا اُولٰٓئِکَ

اَلْمُفْلِحُوْنَ پر اور ابتدا اِنَّ الَّذِیْنَ سے تام اسواسطے کہ یہان کلام تمام ہوا اور مخاطب کو انتظار باقی نہین رہتا اور کافی وہ ہے کہ جسکا تعلق لفظاً من حیث المعنی ہو جیسے وقف کرنا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر اور ابتدا وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ سے اور جیسے وقف مِنْ قَبْلِكَ پر اور ابتدا بِالْاٰخِرَةِ سے کافی اسواسطے تھا کہ یہان وقف کرنا مخاطب کو کافی ہے لیکن ابتدا مابعد سے اوسکے جائز ہے اور وقف حسن وہ کہتے ہین جسے فقط لفظاً اپنے مابعد سے تعلق ہو جیسے وقف اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر اور ابتدا رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے حسن اسواسطے کہا کہ نفس الامر مین معنی تو اوسکے سمجھے جاتے ہین اور وقف بھی کرنا اوسپر حسن ہے لیکن ابتدا مابعد سے بغیر اعادہ موقوف علیہا خوب نہین ہے اور قبیح وہ ہے کہ معنی اوسکے مفہوم نہون جیسے وقف اوپر بِسْمِ کے اور ابتدا اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے اور جیسے وقف مٰلِكِ پر اور ابتدا يَوْمِ الدِّيْنِ سے یہ بہت برا ہے اور قبیح اسواسطے کہا کہ معنی اوسکے سمجھے نہین جاتے اور منجملہ وقوفات سے اشمام اور روم اور اسکان اور اختلاس ہے اشمام وہ ہے کہ بعد ساکن کرنے حرف آخر کلمۂ موقوف علیہا کے ہونٹونکو طرف ضمہ کے مائل کرے یہہ فقط ضمہ ہی مین ہوتا ہے اور لیکن اور روم بعض حرکت موقوف علیہا کو

پڑہنا ہی مگر بعض اوستادون نے چہار دانگ حرکت کو گرانا اور دو دانگ
چہے دانگ حرکت سی پڑہنا جانا ہی یہہ مخصوص کسرہ سی ہے مگر
اسکان آخر کلمہ کی حرکت کو گرانا ہی یہہ تینون حرکات مین آتا ہی
اور اختلاس گرانا دو دانگ حرکت کو اور پڑہنا چار دانگ کا عشر
روم ہی یہہ سب قسم وقفونکی ابو عمرو قاری نے قرار دی ہین لیکن
کوئی رمز اور نشان انکی الگ قرار نہین دیا **منزل پانچوین**
بیان مین مد کے جاننا چاہیئے کہ مد دو نوع پر ہی طبعی اور غیر طبعی
مد طبعی عبارت اوس درازی حرکت سی ہی کہ وہ حاصل ہو فرات
حروف سی بقدر تلفظ بدون کسی سبب کے مانند قَالَ اور قَالُوا
اور قِيلَ کے اس نوع مد کو علماء قرأت نے ایک الف مد تقدیر کیا ہے
اور اسکو اصلی اور ذاتی اور طبعی نام رکھا ہی اور مد غیر طبعی وہ
عبارت ہی اسی استداد کی زیادتی سی اور اسکو فرعی اور عرضی
اور غیر اصلی کہتی ہین اور قصر عبارت ہی اسی استداد کی ترک سی
پس القاء مد طبعی اور زیادت استداد کو ایک سبب ضروری ہی پس
وہ سبب یا لفظی ہی یا معنوی اور سبب لفظی دو چیز ہی ہمزہ اور
سکون لیکن سبب جب ہمزہ ہو تو خالی اس سے نہو گا کہ حرف مد پر
مقدم ہو یا موخر اگر مقدم ہو مانند آمَنَ اور اُوْتِيَ اور اِيمَانًا

کے تو اوسکا مد دینا قرأت نافع سے بروایت ورش مخصوص ہے
اور اگر مؤخر ہو تو خالی اس سے نہین کہ دونو ایک کلمے مین جمع ہین
یا متفرق پس اگر حرف مد اور سبب دونو ایک کلمے مین جمع ہوں
جیسے جَآءَ اور سُوْٓءَ اور جِیْٓءَ تو اوسکو مد متصل واجب کہتے ہین
اور اگر حرف مد ایک کلمے مین اور سبب دوسرے کلمے مین ہو جیسے بِمَآ
اُنْزِلَ اور قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ اوسکو مد منفصل
اور جائز کہتے ہین مگر بعض قاری اس مد مین قصر کرتے ہین مگر عاصم
کہ وہ مد متصل و منفصل مین برابر چار الف کے مد دیتا ہے اوسکے نزدیک
دونو مد بتفاوت نہین اور کبھی اشباع حرکت سے بھی حرف مد پیدا ہوتا ہے
مانند لَہٗ اور بِہٖ کے کہ اشباع ضمہ یعنی حرکت کے بڑھانے سے حرف
واو کا پیدا ہوتا ہے اور اشباع کسرہ سے یائے تحتانیہ پیدا ہوتی ہے
پھر اگر بعد اُسکے ہمزہ آوے مانند وَمَا يُضِلُّ بِہٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ کے
اور بِہٖٓ اٰذْ وَجَآءَ کے تو مد دینا چاہیے ایسے مد کو مد اشباع اور
سنت مستحبہ سے جانا ہے اور اگر حرکت حرف علت کے خلاف اسکی ہو
تو اوس حرف کو حرف لین کہتے ہین نہ حرف مد مانند سَوْءٍ اور شَیْءٍ کے
اسیطرح یہ حروف مقطعات قرآنی کہ اول سورہ مین واقع ہین
اونمین مد دینے کی تین شرطین ہین اول وہ کہ اصل حروف ہجا کہ متلفظ ہین

آمین

آئین وہ تین حرف ہوں جیسے لام اور میم اور صاد وغیرہ دوسری
شرط یہ ہی کہ اون تین حروف سے حرف وسطا وسکا ساکن اور
حرف مد ہو اور تیسری شرط یہ ہی کہ حرف ثالث بھی ساکن ہو پس
طسم کی طا مین اور یٰس کی یا مین مد نہوگا اسلئے کہ تین حرف
کی نہین ہین اور الف الم مین بھی مد نہین ہی کہ اگرچہ تین حرف
کا ہی مگر حرف وسطا وسکا حرف مد نہین ہی جن حروفمین کہ مد دینا
لازم ہی وہ سات حرف ہین لام میم صاد کاف قاف نون سین
اور جنمین مد نہین ہی وہ پانچ حرف ہین طا حا یا را ہا منزل
چھٹی بیان ادغام مین جان تو کہ ادغام دو ہین ایک کبیر دوسرا
صغیر ادغام کبیر اوسے کہتے ہین کہ متحرک کو بعد ساکن کرنیکے متحرک مین
مدغم کرینا اور صغیر اوسے کہتے ہین کہ ساکن اصلی کو حرف متحرک مین
مدغم کرین خواہ ایک کلمہ مین ہو خواہ دو کلمونمین اور ہر ایک انمین سے
دو قسم پر ہے ایک مثلین اور ایک متقاربین مثلین جیسے مَا سَلَكَكُمْ
فِيْ سَقَرَ اور متقاربین جیسے يَرَ نخلقکُم اور مساجد تِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ اور يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اور هَلْ لَكَ اور
فَاضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ اگر ماقبل مثلین حرف مد ہو تو ادغام نکرے
جیسے فِيْ يُوْسُفَ اور قَالُوْا وَهُمْ مثلین کہ ادغام اور مد [illegible]

دہین کیونکہ حروف مدمین ایک الف کی برابر مد طبعی لازم ہی پس ادغام
مین مد اور مد مین ادغام محال ہوگا **منزل ساتوین** بیان ہا
کنایہ مین کہ جسکو ضمیر واحد غایب کہتی ہین جو نزدیک قاریون
کی وقت تلاوت قرآن معتبر ہی وہ تلفظ ہی نہ کتابت اسلئی کہ اکثر مقام
قرآن شریف مین السی ہین کہ لکھی جاتی ہین مگر پڑہنی مین نہین آتی مانند الف
لفظ انا کی اور وہ الف کہ بعد واو جمع کی ہو مانند اٰمَنُوْا اور صَبَرُوْا
اور قَالُوْا کی اور واو لفظ اُولٰٓئِكَ کا اور اُولَاتَ کا اور کچھ حرف ایسی
ہین کہ کتابت مین نہین ہین مگر پڑہنی مین آتی ہین جیسی واو لفظ داؤد کا
اور وُرِیَ اور یَلْوٗنَ اور یَسْتَوٗنَ ان الفاظ کو دو واو سے پڑہتی ہین اور
کتابت مین ایک ہی ہوتا ہی ہین پس ہاء کنایہ بھی اسی قبیل سی ہی کہ اسکو
ایک حرف سی لکھتی ہین اور وقت صلہ کی تلفظ مین اسکی ضمہ سی واو
پیدا ہوتا ہی اور کسرہ سی یای تحتانیہ حاصل ہوتی ہی اور صورت اسکی
کتابت مین کچھ نہین ہوتی جب یہ معلوم ہوچکا تو اب جاننا چاہیے
کہ اگر ماقبل اور مابعد ہاء کنایہ کا دونو متحرک ہون تو صلہ کرنا چاہیے
مانند عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا کی اور اگر ماقبل ہاء
اور مابعد بھی ساکن ہو تو کوئی قاری وہان صلہ نہین کرتا مانند عَلَیْهِ
اللّٰہ اور مِنْهُ اسْمُهٗ کی اور اگر ماقبل متحرک اور مابعد ساکن ہو

مانند بِهِ اللهُ اور فَاَخَذَهُ اللهُ کی تو کوئی یہان بہی صلہ
نہین کرتا اور اگر ماقبل ساکن اور مابعد متحرک ہو مانند فِیْهِ هُدًی
اور عَلَیْهِ اِتَّسَّکَ تو یہان بہی صلہ نہین کرتے مگر ابن کثیر قاری
اور جعفر [illegible] دوسرا راوی عاصم کا ہے اوسکی موافقت سے لفظ فیہ
مُهَانًا کو سورہ فرقان مین واقع ہے صلہ کرتا ہے یہہ حکم مطلق مین
اسلیے کہ بعض چند الفاظ مخصوصہ ہین کہ وہان یہہ قاعدہ جاری
نہین ہوسکتا مانند یُؤَدِّهِ اور نُصْلِهِ [illegible] کو کہ تو کوئی بحرکت
سے اور کوئی بسکون مابعد [illegible] صلہ پڑہتا ہے اور سورہ زمر مین
یَرْضَهُ لَکُمْ کو عاصم بغیر صلہ کے پڑہتا ہے کہ اصل اسکی یَرْضَاهُ
لَکُمْ الف سے تہی جیسے [illegible] رفاقت آگیا یہہ آیہ تمام یون ہے
اِنْ تَشْکُرُوْا یَرْضَهُ لَکُمْ اور سورہ ہود مین یَا شُعَیْبُ مَا
نَفْقَهُ کَثِیْرًا مِمَّا تَقُوْلُ اس ہا کو بہی سب کوئی صلہ نہین کرتا کہ اصل
کی ہا نہ ضمیر بلکہ صیغہ مضارع جمع متکلم مع الغیر ہے باب فَقِهَ یَفْقَهُ سے اور
لَمْ یَتَسَنَّهْ اور لَمْ یَتَسَنَّهِ خواہ حامل اور خواہ [illegible] سب کوئی صلہ نہین
کہ یہان بہی اصل کلمہ کی ہے نہ ضمیر مفرد اور ہا سکتہ اگرچہ اصل کلمہ نہین ہے
لیکن وہ ہمیشہ ساکن ہی رہتی ہے خواہ بحالت وقف اور خواہ وصل جیسے [illegible]
اوسکا نزدیک قاریون کے مذموم ہے اور غلط ہے ہا سکتہ ہین جیسے لَمْ یَتَسَنَّهْ

نزدیک بعض کے اور کبھی ایک موضع مین دو رمز لکھتے ہین ج اور صلی اور صلے
اور ق صلی اور صلی ... بھی رمز مین لا او واسطے علامت آیہ کی لکھتے ہین اور بعض
اوقات ایک لفظ مقرون کو رمز سے اوسکی شناخت لکھتے ہین تو وہ آیہ حکم اوس مرکب کی
کہ جسکی شناسہ مکتوب ہے (جیسے) قرین اور ہین کہ بعض مصاحف مین لکھی جاتی ہین جیسے ی
خ ب ع ب ل ب ت ب ت ھ علامت پانچ آیہ کی ہے اور ی علامت دس آیہ کی آخر کو قول و بعض
پانچ اور دس آیہ مین متفق ہوون تو علامت اوسکی یہی لکھتے ہین اور اگر مختلف ہوون تو
واسطے کوفیون کی پانچ آیہ مین خ ب اور دس آیہ مین ع ب لکھتے ہین اور واسطے بصریون کی پانچ آیہ
مین ع ب اور دس آیہ مین ع ب لکھتے ہین اور کبھی ... علامت آیہ ہین جیسے موضع کے
نزدیک اہل بصرہ کے آیہ ہے تب لکھتے ہین اور کبھی علامت پانچ آیہ کی خ اور خمس اور علامت دس آیہ
کی ع اور عشر لکھتے ہین مگر ابتدا خبر کا ہے کہا اور یہی متن قرآن مین خ اخمس اور ع اور
عشر کو حاشیہ مصحف پر لکھتے ہین فرق نوعیت بیان لحن مین لحن دو قسم ہے ایک جلی
دوسرے خفی جلی وہ ہے کہ اعراب لفظون کا متغیر ہوجاتا ہین قاری اور غیر قاری سب کو معلوم
ہوجاتا اور لحن خفی وہ ہے کہ حرف اپنے مخرج سے بکمال ادا نہون یا تسیطح کا خلل ہو صفات حروف زیر
بہم پہنچے یا مد زیادہ اور کم ہو یا حرف مخفف مشدد و بالعکس اسکا ہو یا رے مہملہ مین تکریر واقع ہو
ہر کسی کو معلوم نہین ہوسکتا مگر اوستاد کامل یا جسنے قرآن شریف اوستاد سے پڑھا ہو پس
بہت احتیاط چاہئے کہ تا وقت تلاوت کے لحن سے پرہیز ہو اور اجر و ثواب تلاوت کا ملے

منزل دسوین بیان حروف مفخمہ اور مرققہ مین حروف مستعلیہ جتنے ہین وہ سب مفخم

قرطاس اور رقاق دو موضع ایک سورہ نور مین مِن کُلِّ فِرقَۃٍ اور دوسرا سورہ
شعراء مین وَکَانَ کُلُّ فِرقٍ کَالطَّودِ العَظِیمِ پس ان سب صورتون مین
تفخیم کرنا چاہیے اور حروف مجہورہ کو جہر و شدیدہ کو شدت سے پڑھنا چاہیے تاکہ قاف
غین نہو جاے اور اگر کاف پر شدت کرینگے تو کاف فارسی مشابہ ہو جائیگا اور حروف
صفیر کو صفیر سے پڑھے کہ بکمال اپنے مخرج سے ادا ہو اور حروف قلقلہ کو قلقلہ سے جو حروف
کہ ساکن ہین اگر سکون وقفی ہو تو بہت قلقلہ کرے جیسے یَقتلون اور صِراط
اور یَظهرون اور وَالاَسباط اور رِبوَۃٍ اور سبحانٍ اور النجدین اور زوج
بهیج اور یدخلون بشیر الهادی ایک مثال سکون وقفی ایک سکون
وقفی کی اور حروف الجہر کو تکرار کی ہے وہین حصورا ہی جملہ جب بسم شروع ہو ما
بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ کی خوب لحاظ کرکہ اوسمین تکرار واقع ہونے پاوے کہ تکرار
لحن ہے اور اوس سے اجتناب واجب ولازم ہے وصل کیا ہے قرات کلام
ملک علام مین آداب اوسکی سنت یہ ہے کہ پہلے آپ پاک و پاکیزہ ہوکہ طاہر مطہر
اور غسل ہو وضو کرے اور باطن اپنا قلب جاکہ پاک مین تیار لے دونو سے تو سنے کلام ربانی کو
اوٹھاے اور درود رسول و آل رسول پر بھیجے اسطرح کہ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ بعد اسکے استعاذہ کرے اور بقول اصح اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ ہے
اگر ابتدا سورہ ہو تو بسم اللہ پڑھے مگر بعد استعاذہ شروع تلاوت کرے حروف کو
بہت کھینچ کھینچ کر نہ پڑھے اور نہ ایسا جلد کہ الفاظ کا آخر حرف اس لفظ کی اول حرف سے

جسطرح سے لکہا ہو مستحسن ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر اس کلمہ کو دو واو سے ہی لکہا تو ایک
واو کو اوس سے حذف کر دینا ۔ اگر ایک واو سے لکہا ہو تو دوسرا واو سرخی سے ملحق
کر دین اور واسطے تذکیر کی اگرچہ بہین حاشیہ قرآن لکہی ہین کتب بالواو و تلفظ با گوا
یا یہی اوس کلمہ کو بالاشباع لکہین اور اس کلمہ کو بہ نوع کر لکہنا بجا رہنے دین اور حک
و اصلاح کر دین اور کسائی التنوین نون سے پڑہتا ہی اور قرأت شاذہ للتنوین ہی کو
اور انوا الزکوۃ چند جا قرأت مین فتح تای قرشت او ضمہ واو سے آیا ہی اور اثاروا
الارض سورہ روم مین فتح ہمزہ سے ہی آو سورہ مومن لدن علم بعدہ او کے
الف سے ہی اور لفظ ذنوبا آخر سورہ والذاریات مین فتح دال معجمہ سے بمعنی
حصہ و نصیب ہے بضم کے بمعنی گناہ ہے منزل نار ہون قرأت قرآن اور واسطے
آداب تحریر مین وضو کر کے یا طہارت سے مین مشغول ہو سوئے وقت کی پاک کاغذ گندہ
کہ حروف و سطر ٹیڑہی نہ ہو جائین قلم و واسطے خط مشقی نسق خواہ باریک خواہ موٹا ہی
بین السطور کشادہ ہی بہت مل سیح اور ایک حرف دوسرے حرف سے نہ ملے صاف صاف
واضح و صحیح نقطے جس حرف کے ہون بعینہ اوسی جگہ ہون اگر دو نقطے ہون تو انکو برابر لکہے اور
اگر کونہ لکہی کر نیم الف سے مشتبہ ہو جائین مانند لفظ حتی کے آخر میم حلقہ دار لکہے تا
مشتبہ بضمیم نہو وہ اوسی ضمیر ہے جسکا ہی مانند لفظ عہدنا کی نسبت ہی تو رہ
اور بسکون دال مہملہ کے و کسرہ دال سے نہ پڑہا جاے اور تشدید وغیرہ نہو مگر نہ تا فوقانی
سے مشتبہ ہو جائیگی اور جس حرف کی ہو وہی حرف دیکہا جائے مانند لفظ مستقر کے کہ

گزشتہ بدبا موحدہ تحتانیہ سے دو ہی تا مثناۃ فوقانیہ یا اپنی جگہہ پڑہی جاوے اور الفاظ
کو اوپر نیچے کر کے نہ لکھے اور جب سطر تمامی پر آوے اور ایسی لفظ باقی ہو کہ وہ سب جا سما نسکے
تو اوسکو دوسری سطر میں لکھے نہ یہہ کہ سطر پر چڑہا دیوے اور قطع کلمہ نکرے مانند سُبْحَانَ
کو کہ سبحا اوپر اور نون دوسری اور قُو ایک سطر اور مُوا دوسری سطر میں اور مضاف مضاف
الیہ جدا جدا نہ ہوں جیسے یا عبد اور یا ایھا اور یا آیت اور یا سما اور یا رحمٰن مانند
یَا مَالِكَ اور یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور یَوْمَ النَّاسِ کے اور اِنَّ اللّٰہَ کو اور نائب فاعل
مانند خُلِقَ الْاِنْسَانُ کو اور جار مجرور مانند مِنَ اللّٰہِ کو اور مِنْ اَنْصَارٍ کے
اور فعل فاعل مانند نَصْرُ اللّٰہِ اور صفت موصوف مانند الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو اور مثل اسکی ان سب
میں تفرقہ نہونے پاوے جب اسی طور سے قرآن عظیم تحریر ہو تو ہر کوئی بآسانی تمام اسکو
پڑہے اور وقت تلاوت کے قاری کو اشتباہ نہو اور بعد تمامی قرآن کے وہ مقابلہ کر کے خوب
صحیح کرے اگر کسی جگہہ ایسی غلطی ہو کہ وہاں صحیح کرنا مشکل ہو تو اوس ورق کو الگ کر کے بدلدے
اور دوسرا ورق لکھے مگر قاری کو لازم ہے کہ اخلاق حسنہ سے آراستہ و پیراستہ ہو جیسے علم حلم بردباری
تواضع فروتنی توکل رضا صبر بلا تسلیم سخاوت قناعت امانت دیانت ہدایت ورع ریا وغیرہ رکھتا ہو
اور صفات ذمیمہ سے بری ہو جیسے کبر و نخوت غرور طمع حرص بخل جمع مال حسد فریب بغض
عداوت غضب کاری طول امل وغیرہ اور معاصی یعنی افعال حرام اور گناہوں سے اجتناب
کرے حیف ہے اون بدنصیب لوگوں پر جو ایسا کلام پاک کہ عرش اعظم سے اور لوح محفوظ سے
بواسطہ حضرت روح القدس زمین پر جناب رسالتمآب صلعم کے واسطے نازل ہوا ہو اوسکو وہ اپنا

اور پھر نہیں اُس ترجمہ اور جو کچھ کہا اور حق باری یعنی پیغمبر کے جس
زبان قرآن ... اُن سے جو کچھ بولے اور ضعیفت اپنا قصہ سمجھا گالی
گلوچ گانا بجانا اور محسن ... اہل القرآن اہل اللہ و خاصہ سے جو آداب شرائط
کہ مذکور ہوئی اگر اس طرح سے کیا اور ... حرف اور مد اور وقوفات
اور ادغام اظہار وغیرہ کو بجا لایا تو قرآن ... گا اور ...
اور قیامت کو دن اپنے قاری کی شفاعت کرکے خداوند عالم ... ورنہ
بہشت میں لیجائیگا ورنہ یہی قرآن قاری کو لعنت کرتا ہے ...
سے واپس لیا اوسکو ایسے پڑھنے سے نہ پڑھنا بہتر ہے جب تک کہ اوستاد کامل
اور اوسکی ملاقات بجا لاوے ایسی حرکات عمل میں لاوے کچھ حسن قرآن نہیں ...
بزرگی منت الٰہی اہلبیت رسول صلی اللہ ... بعض آدمی جو ... اسکی ...
سنیوں نے اہل بیت کو چھوڑا قرآن کو لیا اور بعض جاہل نے قرآن کو چھوڑا اہلبیت
کو لیا دونوں راہ سے بیراہ ہوئے اور بہتے یہہ شیعہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ
بموجب ارشاد سراپا ارشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے انی تارک فیکم
الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی ما ان تمسکتم بہما ...
یعنی ابداً ہی اجماعاً ایکطرف قرآن اور ایکطرف اہلبیت کو لیا جنہوں نے
کی راہ چلے نہ ادہر بھٹکے نہ ادہر سیدہ منزل مقصود کو پہنچ گئے جیسے ادب لحاظ
حکم بجا لانا ائمہ طاہرین کا واجب ہے ویسا ہی قرآن شریف کا بعض آدمی اسے

تحریر اور آخر اگر دیں اور بعضی عثمان کا جمع کیا ہوا جانیں قدر نہیں جچتی اور
لکھتے ہیں کہ قرآن تو امام زمان کے پاس ہے اور کافی ہوتے ہیں بعد اسکے اگر ایسا نہ
ہوتا تو رسول مقبول کیوں فرماتے کہ میں دو ثقل بزرگ تم میں چھوڑے جاتا ہوں
اگر دونوں سے متمسک ہوگے نجات پاؤگے اس فرمانے سے تو یہہ ثابت پایا گیا کہ یہہ
دو ثقل گران اسکے پاس موجود و قیامت تک باقی اور واجب العمل ہیں
نہیں تو آپکے چھوڑ جانے سے کونسا فائدہ معتد بہا حاصل ہوتا بلکہ جب تک قدم
امام زمان کا دنیا میں ہے وجود قرآن کا بھی ہے ائمہ معصومین علیہم السلام اسی قرآن
کو تلاوت فرماتے اور نماز وغیرہ میں پڑھتے اور پڑھاتے تھے اور سب احکام شرع کے
اسی پر جاری کرتے تھے تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اسی قرآن کی ہے
اور دعائیں صحیفہ کاملہ و اخبار و آثار سب اسی قرآن کی آیتوں سے مملو اور
مشحون ہیں وہ قرآن کہ جو امام زمان کے پاس ہے ائمہ اور انکے اصحاب خصموں سے
بحث و مناظرہ کرتے اسی قرآن کی آیتوں سے کرتے تھے اور دلائل لاتے اور واسطے
دفع جن و بلا اور مرض و منع ظلم ظلمہ و کشادگی رزق و کارہا وغیرہ
انہیں آیات سے تعلیم فرماتے تھے اور احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ من
قرء القرآن فکانما زار النبی یعنی جسنے قرآن کو تلاوت کیا گویا کہ
زیارت کی نبی کی اور خیرکم من تعلم القرآن و علمہ یعنی بہتر تم میں سے
وہ ہے کہ سیکھے اور سکھائے قرآن کو اور القرآن حبل اللہ المتین مطرقہ

زیر

اور ضمیم جیم سے اور بہدلہ نام اوسکی ماں کا ہے چونکہ والد عاصم کی اکابر عرب سے تہے
لہذا بنام مادر اسم نے اوسکی شہرت پائی یہہ عاصم مقتدا اور پیشوا اہل کوفہ تہا
علم قرأت میں کلام ملک منان کی بیمثل و بے مانند اوس زمانہ میں تہے اور اوسکی فصاحت
و بلاغت کو نہ پہنچتا تہا علم صرف و نحو اور بعض علوم اور علم تجوید میں اوسکے
زمانہ والے ازخوش خرمن خرمن اور خوشہ چین تہے وفات اوسکی کوفہ میں سنہ ۱۲۷ ایک سو
ستائیس میں بعضے اٹہائیس ہجری کہتے ہیں مراد اوسکی لفظ حفص اور بکر دو شاگرد اوسکے
تہے لیکن بکر نام اوسکا شعبہ اور ابو بکر کنیت بجہت تخفیف بکر کہا اور بعضوں
نے کہا کہ نام ابو بکر کا احمد بن عیاش اور نزدیک بعضوں کے سالم اور نام دادا کا عیاش
قبیلہ بنی اسد سے ہے وفات شعبہ کی نزدیک پہونچی اوسکی بہن پاس بیٹہی علی [illegible]
سرہانے بیٹہی رو رہی تہی شعبہ نے آنکہ کہولی پوچہا کیوں روتی ہے کہا [illegible]
تجہیر عذاب ہو کہا اے خواہر ایسی بات نہ کہہ ایسے کی حق میں کہ جسنے اسی گہر میں اٹہارہ
ہزار ختم قرآن کئے ہیں بکر نے بیواسطہ قرأت عاصم سے حاصل کی علم نحو و عربیت
اور علم حدیث میں کامل اور صاحب فن تہا مراد اوسکی حفص سے [illegible] مگر حفص کنیت
اوسکی ابو عمر و یا ابو داؤد اور نام حفص نام پدر سلیمان داد مغیرہ قبیلہ بنی اسد سے
کوفہ میں عاصم نے اوسکو خود پرورش اور تربیت کیا اور مربی ہا ولادت اوسکی
کوفہ میں سنہ ۹۰ نوے ہجرت سے اور وفات بہی کوفہ ہی میں سنہ ۱۸۰ اسی میں
ابن معین نے کہا کہ روایت صحیحہ قرأت عاصم کی روایت حفص ہے اور سبب اوسکو

حفظ و ضبط قراءت میں بالا فوق شعبہ جتنے ہیں منفرد ہیں انکی سند متصلہ ہے اور
یہہ قرآن جو سیاہی سے لکھا ہے اوسکے بروایت حفص ہے اور جہاں شنجرف
سے مرقوم ہے وہ روایت بکر ہے اب کچھ سند قراءت اس فقیر
کثیر التقصیر کی بھی تحریر کرنا ضرور ہے وہ یہہ ہے کہ ابتدا سے سن بلوغ
سن بارہ سو بیالیس ہجری سے شوق ذاتی تحصیل علوم کا ہوا اور میں
اہل ہنر سے سیکھا چنانچہ جب نوبت علم قراءت کی آئی اور جانا کہ
بدون اسکے نماز لباس صحت سے عاری ہے لہذا خدمت سراپا برکت
اور صحبت فیض موہبت میں جناب انکی حضرت معلی القاب آفتاب
عالمتاب قدوة السالکین غرة العارفین الکاملین برگزیدہ حضرت
رب العالمین قبلہ و کعبہ دو جہان استاذ سہر و علم جناب حسن صاحب
خلف الصدق جناب غفرانمآب سید دلدار علی صاحب مجتہد العصر کی کہ زبان
بیان ایک شمہ اوصاف پاک سے اونکی عاجز و قاصر ہے اگر زہد اور ورع
یا عبادت و ریاضت آنحضرت کی لکھوں تو دفتر ناپیدا ہو
کمال التقدس ذات پاکیزہ صفات عالم باعمل ربانی عارف مسائل
دینیہ شرعیہ بطریق تمامیہ علم قراءت میں کامل ہو تیس بالکل حاصل
ہو بعد شب ہوا اس علم کو شروع کیا بعد اوسکے گردش سپہر اور وفات سے
استاد کامل کے داغ غم و الم دل پر سہا اور اوٹھایا صحبت خلیلے زمان

پیشوای قاریان ایشان کا عابد زاہد متورع جناب فیض مآب قاری میرزا محمد علی تبریزی
کہ اس طرح کا قاری روئے زمین پر دوسرا نہ دیکھا اور نہ سنا بہمہ صفت موصوف خوش خلق
خوش جمال جوان صالح علم قرات میں بکمال علامۂ زمان صرف و نحو میں یگانہ
دوران حاضر ہو کر نکات اور دقائق اس علم کے حاصل کئے اس کے بعد میں آیا اور تا
قریب بیست کی عمر ہوئی علم فقہ و مسائل دینیہ اور صرف نحو اور اندک منطق
اور فارسی تمام و کمال اور فنون عربیہ کہ بیان و سکاکی فائدہ بہم نہ پہونچا ترک کیا
حاصل کر کے عازم بیت اللہ الحرام ہوا اور وہاں سے مدینہ مشرفہ زادہ اللہ
شرفہا اور زیارات عتبات عالیات اور مشاہد ائمہ زاکیات
تیرہ معصوم کی زیارات سے مشرف اور فائز المرام ہو کے عزلت اور تجرد
کو تعلق پر اختیار کیا اس حال میں کلام اللہ تمام و کمال من اولہ الی آخرہ
حفظ اور ازبر کیا الحمد للہ ثم الحمد للہ جو جو مد نظر تھا وہ سب نزد قوہ
فعل میں آیا اب اللہ تعالی اس مشقت و سعی بلیغ کو معرض قبول میں لاوے
اور جو عمر کہ باقی ہو خاتمہ بخیر اور دولت افزا السرور صاحب عصر سے
نصیب فرمائے کہ بجز اس آرزو کے اور کوئی آرزو نہیں ہے اللہم عجل
فرج [illegible] قائم آل محمد فی زماننا بحق النبوۃ [illegible]

و تمت الرسالہ بتوفیق رب العباد

بتاریخ نوزدہم جمادی الثانی

۱۲۹۴ھ